سوال

(44) بنو خطمہ کے امام اور قاری حضرت عمیر بن عدی الخطمی کے عصماء بنت مروان الیہودیہ کے قتل کر ڈالنے کے واقعہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

٭ بنو خطمہ کے امام اور قاری حضرت عمیر بن عدی الخطمی کے عصماء بنت مروان الیہودیہ کے قتل کر ڈالنے کے واقعہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہ،، 3 34 میں بحوالہ واقدی وابن السکن وابو احمد العسکری وابو العباس السراج وبغوی ذکر کیا ہے۔ واقدی کی روایت میں اتنی اور زیادتی بھی ہے ''وکان (ای رسول اللہ ﷺ) اول من قالها (ای الجملة المذکورة) فسار بها المثل'' ابن عبد البر نے ''استیعاب،، میں جملہ مذکورہ کے آخر میں یہ الفاظ بھی ذکر کیے ہیں ''فی دار بنی

ۃ 2 637 میں نقل کیا ہے۔ جملہ مذکورہ ''لا ینتطح فیها عنزان'' کا مختصر ترین الفاظ میں یہ مطلب ہے أی أن شأنها هین، لا یکون فیها ثأر ولا اختلاف اس مضمون ومفہوم اور منشاء مطلب کو ابن اثیر جزری نے بایں الفاظ بیان کیا ہے 4 162: ''أی لا یلتقی فیها اثنان ضعیفان، لأن النطاح من شأن التیوس والکباش لا العنوز، وهو اشارة

ن درید کا مقصد یہ کہ آنحضرت ﷺ اس فقرہ میں اصناف غنم بیان کیا ہے۔ بعض انجزیش کو اس لیے ذکر فرمایا بکری در سری بکری کو سونگھ کر الگ ہو جاتی ہے۔ لڑتی نہیں ہے۔ بخلاف بینڈھے اور نر دنبے کے، اور بکرے بھینسے اور سانڈ کے کہ وہ فوراً خود آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ عصماء کے قتل کا واقعہ

ابن درید آگے یہ بیان کر رہے ہیں کہ آں حضرت ﷺ کا یہ ارشاد جو ضرب المثل ہو گیا ہے کہ عدی بن حاتم کو مقولہ ''لا تحبق فیها عنز،،'' (وفی أسد الغابة 3943)، ''عناق،، (وهی الأنثیٰ من ولد المعز) یہ زیادہ بلیغ اور قبل محل کے مطابق بموقع اور شائستہ ولطیف ہے۔ جس کو انہوں نے شہادة عثمان کے موقع پر کہا تھا۔ عدی بن ح

ب بنام مولانا محمد امین اثری)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 140

محدث فتویٰ